Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۳۰ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۳ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۳ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲۸

سنجیدہ جھوٹ شرک ہی ہے

"سنجیدہ جھوٹ دراصل شرک کا ہی دوسرا نام ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعے انسان اپنے آپ کو ایسے خطرے سے بچانا چاہتا ہے جس کیلئے خدا کی پناہ بھی لے سکتا تھا۔ لیکن خدا کی پناہ پر توکل نہیں ہوتا۔ خدا کی پناہ کے متعلق وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا اور سمجھتا ہے پتہ نہیں خدا پناہ دے یا نہ دے میں تو بُری طرح پھنس چکا ہوں۔ اس لئے سردست خدا سے تعلق توڑ تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پھر دوبارہ حاضری دے دوں گا۔ اس وقت تو جھوٹ کی پناہ میں آنا چاہیئے"۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر

ہمارے پیارے محبوب امام کی حرم محترم کی وفات کی خبر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر میں نہایت دُکھ اور افسوس کے ساتھ سُنی گئی۔

پیارے آقا۔ حضور کا دُکھ ہمارا دُکھ ہے اور حضور کا غم ہمارا غم ہے۔ اس انتہائی دُکھ اور صدمہ کے وقت ہم حضور کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور حضور کی صاحبزادیوں اور خاندان حضرت اقدس کے دیگر افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور سیّدہ صاحبہ کے درجات بلند کرے۔ اور حضرت سیّدہ صاحبہ کی صاحبزادیوں اور خاندانِ اقدس کے دیگر افراد کو اس صدمہ کو صبر جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ مغلپورہ - لاہور

حضرت بیگم صاحبہ کی وفات ایک عظیم جماعتی سانحہ ہے۔ حضرت سیّدہ موصوفہ کو ایک لمبا عرصہ حضور کی رفاقت نصیب ہوئی۔ اور انہوں نے جس وفا، صدق اور رضاء کے ساتھ یہ عرصہ گذارا۔ اور حضور کے قدم بقدم اور شانہ بشانہ حضور انور کی مہماتِ دینیہ میں حضور کی معاونت کی۔ اس کے لئے حضرت سیّدہ موصوفہ ساری جماعت کی طرف سے شکریہ کی مستحق ہیں۔

خاص طور پر حضور کے مسند امامت پر متمکن ہونے کے بعد دن رات سفر اور حضر میں نیز اپنی صحت کی خرابی کے باوجود دینی مصروفیات میں حضور کی معاون اور مددگار رہیں۔ اور خدمت کا حق ادا کیا۔ دسمبر ۱۹۹۱ء میں قادیان دارالامان کے صد سالہ جلسہ سالانہ میں باوجود شدید بیماری کے اس مبارک اور تاریخ ساز سفر میں حضور کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔ اور سفر کی جملہ صعوبتوں کو انتہائی بشاشت کے ساتھ برداشت کیا اور دوسروں کو اپنی تکلیف کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ آپ نے تکلیف دہ بیماری کو انتہائی صبر سے برداشت کیا اور ہر حال میں اللہ کی رضاء پر راضی رہیں۔ اللہ تعالیٰ جنّت میں آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور اپنا قرب خاص عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ منگلا ڈیم

امام جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کے پیشِ نظر پیارے آقا کے ساتھی کا اس طرح جُدا ہو جانا ہر احمدی کے دل پر بے حد کرب اور درد چھوڑ گیا۔ یہ صرف ایک انسان کا اپنے مالک کی طرف سفر ہی نہیں تھا بلکہ ہر احمدی کی سوچ میں ایک لمحہ میں ہی اس عظیم صدمہ کے اثرات حضور کی ذات پہ اور پھر پوری جماعت پر جو پڑ سکتے ہیں وہاں تک جاتی ہیں۔ حضور کی رفیقۂ حیات ہونے کے ناطے جماعت کے لئے حضرت بیگم صاحبہ کی اپنی ایک اہمیت تھی۔ ہم سب احباب (مرد و زن) جماعت احمدیہ منگلا ڈیم اس جانکاہ صدمہ کے موقع پر اپنے پیارے آقا سیّدنا امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صمیم قلب سے اٹھنے والے جذباتِ تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کی زندگی میں پیدا شدہ خلاء کو پُر کرے۔ جس اعلیٰ صبر کا نمونہ اور اپنے اہل کے ساتھ حُسنِ سلوک کا نمونہ حضور نے جماعت احمدیہ کے سامنے رکھا ہے۔ اسے جماعت احمدیہ کے لئے راہِ عمل بنائے۔ مولا پاک جماعت احمدیہ عالمگیر کے اس عظیم نقصان پر سب کو ہمت اور حوصلے کی توفیق دے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو جنّت میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم مبارک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وفات کی خبر سُن کر جو ایک سانحہ تھا، بہت صدمہ ہُوا۔ ہم اپنے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ حضرت آصفہ بیگم صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی رفیقۂ حیات کے ناطے سے جماعتی ذمہ داریوں میں حضور کا ساتھ دیا۔ لیکن خدا کی رضا آخر غالب آئی ہے۔ جس کے آگے ہر انسان مجبور ہے۔

ہم جماعت احمدیہ حافظ آباد کے تمام احباب۔ لجنہ۔ ناصرات۔ خدا تعالےٰ سے دست بدعا ہیں۔ کہ وہ اپنے فضل سے سیّدہ موصوفہ کو جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور اپنے قرب سے نوازے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان کی بچیوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ

جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ کے جملہ افراد، انصار، خدام، لجنہ و اطفال نہایت عجز و ادب کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ کی افسوسناک وفات پر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ نیز عاجزانہ دعا بارگاہِ ایزدی میں کرتے ہیں۔ کہ مولا کریم ہمارے پیارے آقا کا ہر دم حامی و ناصر رہے۔ اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی ہمت و توفیق دے اور خصوصاً حضور کی پیاری بچیوں کو اس دُکھ کے سہنے کی ہمت دے اور صبر کی توفیق عطا ہو۔

ہم جملہ افراد حاضر اجلاس سب جماعت کی طرف سے حضور کے ہی ارشاد پر مشیت ایزدی پر راضی ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے درجات بلند سے بلند تر فرما دے اور وفات کے سبب جو غم حضور ایدہ اللہ کو، آپ کی بچیوں اور افراد خاندان کو پہنچا ہے وہ غم ساری جماعت کو پہنچا ہے اللہ تبارک تعالیٰ اس سانحے غم کو اپنے فضل سے سکینت میں بدل دے۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کینٹ

پیارے آقا ہماری آنکھیں پُرنم ہیں اور دل رنجور۔ لیکن بلانے والا سب سے پیارا ہے۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ حضور انور اب کے عید تو آئی لیکن ساتھ بہت بڑا غم بھی لائی۔ یہ صدمہ حضور انور کے لئے خاص طور پر اور ساری جماعت کے لئے عام دُکھ کا حامل ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور انور اور بچیوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور جماعت کو بھی یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اے ہمارے ربِّ کریم تو ہمارے آقا کی دیارِ غیر میں حفاظت فرما۔ اور کسی قسم کے دُکھ میں نہ ڈالیو۔ ہم حضور انور اور خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں نے بھی قراردادِ تعزیت ارسال کی ہیں۔

جماعت احمدیہ جرمنی۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد برطانیہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور۔ ممبران جماعت و ذیلی تنظیمیں یارو والا تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کینٹ۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ۔ لجنہ اماء اللہ قیادت نمبر ۶ ضلع کراچی۔ جماعت احمدیہ محمد آباد سٹیٹ تحصیل عمر کوٹ ضلع میرپور خاص۔ سندھ۔ جماعت احمدیہ رسالپور۔ جماعت احمدیہ آسٹریلیا۔ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جماعت احمدیہ سیّد والا ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مجلس دارالذکر فیصل آباد۔ مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر غربی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ احسان ہش ۱۳۷۱ — ۳۔ جون ۱۹۹۲ء

نیک اعمال کی عدم قبولیّت؟

اگر طالبعلم محنت بھی کرے اور اس کے پرچے بھی اچھے ہو جائیں لیکن اسے کامیاب قرار نہ دیا جا سکے تو کتنے دُکھ کی بات ہو گی۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ پرچے بھی اچھے ہوں اور کامیاب قرار نہ دیا جا سکے۔ یہ اس طرح ممکن ہے کہ اس نے امتحان کے کمرہ میں اپنا پرچہ حل کرتے ہوئے اپنے ایک دوست کی ناجائز مدد بھی کرنے کی کوشش کی۔ یہ فعل اس کی علمی استعداد پر تو اثر انداز نہیں ہوتا لیکن ہے غیر قانونی اور ممتحن کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی طالبعلم چاہے کتنا ہی لائق کیوں نہ ہو غیر قانونی ذرائع استعمال کرے۔ گو تو وہ مدد رہا تھا لیکن یہ فعل غیر قانونی ہونے کی وجہ سے اس کی تمام علمی استعداد پر پانی پھیرنے کا باعث بن گیا۔ اسے ہال سے نکال دیا گیا اور اس کا امتحان منسوخ کر دیا گیا اور اس طرح اسے کامیاب نہ قرار دیا جا سکا۔

اس بات پر غور کیا جائے تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ کسی بات کا اچھا ہونا یا کسی میں کسی استعداد کا ہونا اپنی جگہ پر لیکن ایسے عوامل بھی ہو سکتے ہیں جن سے ساری بات بدل جائے۔ اگر ہم مذہبی اور رُوحانی طور پر اس کا جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ اگر ہم اعمال تو اچھے کر رہے ہوں اور اپنے دل میں خوش ہوں کہ بہت کچھ کر رہے ہیں تو عام حالات میں تو یہ بات قابل ستائش ہونی چاہیئے اور ہمیں یہ توقع رکھنی چاہیئے کہ سب اچھا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھی جزا ملے گی لیکن اگر ہم میں ریا۔ عُجب اور تکبّر پایا جاتا ہو تو ہمارے اعمال کی اچھائی نہ صرف اچھائی نہ رہے گی بلکہ اس کے برخلاف ہمارے لئے دُکھ اور درد کا باعث بن جائے گی۔ جزا سے محروم کرے گی اور سب کچھ کرنے کے باوجود ہم خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اسی طرح ریا، عُجب، تکبّر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کی قبولیّت نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوتے ہیں۔ پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے۔ یا اپنے تعلق میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے جس کا نام عُجب ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے اور خدا کرے کہ وہ قبولیّت کے قابل ہوں۔

سنگ میلوں سے دل لگاؤں کیا
میری آنکھیں لگی ہیں منزل پر
مَیں کسی سمت دیکھتا ہی نہیں
رات دن مَیں ہوں اور میرا سفر

الوالاقبال

آسماں کے فیصلوں سے سر کو ٹکراتا ہے کون
برق گرتی دیکھ کر میدان میں آتا ہے کون

وہ تو سناٹوں کی باتیں سُن کے گھبرا سے گئے
میری طرح شور کی ہیبت کو اپناتا ہے کون

کس کے ماتھے پر پسینہ آگیا انصاف سے
اور ناانصافیوں پہ اپنی اِتراتا ہے کون

راستی کے راستے میں ہیں خوشی کے سنگ میل
جھوٹ کی تاریک پگڈنڈی پہ اٹھلاتا ہے کون

سب چراغوں کو بجھا دو روشنی کے نام پر
تم نہیں، تو روشنی سے اور گھبراتا ہے کون

دیکھتے ہی دیکھتے آگے نکل جاؤں گا مَیں
دیکھئے میرے تعاقب میں چلا آتا ہے کون

اِک شناسا آدمی چُپ چاپ سائے کی طرح
سوچتا ہوں میرے آگے سے گذر جاتا ہے کون

میری باتیں کھینچ لاتی ہیں جنہیں میرے قریب
پُوچھتے ہیں وہ کہ خاموشی سے ڈر جاتا ہے کون

آنگنوں کی وُسعتوں سے دل بہل سکتے نہیں
جا کے صحراؤں کی پہنائی میں گھر آتا ہے کون

کِس نے امیدیں سرابوں پر لگائی ہیں نسیم
یہ نہیں تو پانیوں کو اور ترساتا ہے کون

نسیم سیفی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں
فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

ذاتی اور اجتماعی نیکیاں

اب میں نیکیاں بیان کرتا ہوں۔ پہلے ذاتی نیکیاں لیتا ہوں۔

(۱) شجاعت بہادری۔(۲) چستی (۳) علم سیکھنا۔(۴) تواضع ۔ (۵) غیرت یعنی کوئی بدی ہوتی دیکھے تو بُرا منائے ۔(۶) شکر۔(۷) حسنِ ظنی۔

(۸) دلی خیر خواہی (۹) محنت یعنی خوب کام کرنے کی عادت (۱۰) حیا۔(۱۱) رحم دلی کسی کی تکلیف کو دیکھ کر اس کے متعلق احساس ہونا (۱۲) استقلال یعنی نیکی کو جاری رکھنا (۱۳) وقار یعنی بے فائدہ اور بلاوجہ دوسروں کی کسی بات میں نقل نہ کرنا۔ ہمارے ملک میں یہ عیب بہت پایا جاتا ہے۔ جو بات انگریز کریں اس کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں۔ (۱۴) بلند ہمتی (۱۵) صبر۔ (۱۶) حریتِ ضمیر یعنی بلاوجہ کسی کی تقلید نہ کرنا۔ (۱۷) شکرِ قلبی۔ یعنی دل میں محسوس کرنا کہ فلاں نے احسان کیا ہے۔ (۱۸) تحقیقِ حق یعنی سچائی کو تلاش کرنا۔ (۱۹) کسی کی خوبی کا دلی اعتراف۔ (۲۰) رأفت، رحمدلی اور رأفت میں یہ فرق ہے کہ رحم دلی تو یہ ہے کہ لوگوں کو تکلیف میں دیکھ کر مدد دینے کا خیال پیدا ہونا۔ اور رأفت یہ ہے کہ کسی کی تکلیف دیکھ کر دُکھ محسوس ہونا۔ (۲۱) اپنے حق کی خاطر مقابلہ کرنے کی قوت۔ یہ اور بات ہے کہ کسی پر عفو کر کے کوئی اپنا حق چھوڑ دے۔ یا یوں اپنی سستی سے نہ لے، لیکن کسی سے دب کر حق نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

(۲۲) سباق کی قوت یعنی یہ طاقت کے نیکیوں میں دوسروں سے آگے نکلوں۔ (۲۳) اپنی ہزیمت اور شکست تسلیم نہ کرنا۔ خواہ کئی دفعہ ہارے۔ مگر اپنی ہار نہ مانے۔ یہ مطلب نہیں کہ منہ سے اقرار نہ کرے بلکہ اس پر راضی نہ ہو۔ اور اس کے اثر کو دُور کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ (۲۴) چوکس رہنا۔ یعنی اپنے دشمن سے غافل نہ ہونا۔ (۲۵) اقرارِ حق۔ (۲۶) قوتِ برداشت کا ہونا۔ یعنی تکلیفیں برداشت کرنے کی طاقت ہونا۔ (۲۷) جفاکشی کا عادی۔ خواہ کتنا کام آپڑے گھبرائے نہیں۔ (۲۸) جرأت۔ (۲۹) نیکی سے محبت۔ (۳۰) لوگوں کی مدد کی خواہش۔ کہ اگر موقع ملے تو ضرور مدد کردوں۔ (۳۱) سادہ زندگی بسر کرنا۔ اپنے نفس کی آسائش پر روپیہ زیادہ صرف نہ کرنا۔ (۳۲) اپنی عزت کی حفاظت کرنا۔ (۳۳) دوسروں کی خوبیوں کا اقرار کرنا (۳۴) ہر بات میں میانہ روی اختیار کرنا۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں ۔

فرشتوں سے تعلق رکھنے والی نیکیاں یہ ہیں :۔ (۱) ذکرِ الٰہی ۔ لکھا ہے۔ جہاں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے وہاں فرشتے ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہاں فرشتے گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ (۲) طہارتِ ظاہری۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ملائکہ کے نزول کے مواقع ہوتے ہیں وہاں خوشبو لگا کر جانے کا حکم ہے۔ جیسے جمعہ کے لئے نہانا اور خوشبو لگانا مسنون ہے ۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں :۔

(۱) عدل ۔ (۲) احسان ۔ (۳) احسان کا شکریہ (۴) صفائی پسندی (۵) سخاوت (۶) وفاداری (۷) رحم کرنا عملاً (۸) دوستانہ (۹) حلم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے جو نیک پہلو ہوں اُن کو سوچ کر چھوڑ دینا۔ عفو تو یہ ہے کہ قصور وار سمجھ کر معاف کر دینا۔ مگر حلم یہ ہے کہ اس کی خوبیوں کی وجہ سے درگزر کرنا۔ (۱۰) ایثار (۱۱) قرض روپیہ دینا۔ (۱۲) صدقہ (۱۳) تعاون (۱۴) دیانت (۱۵) صلح جوئی۔ یعنی صلح کی کوشش کرنا۔ (۱۶) عفو یعنی معاف کر دینا۔ (۱۷) عہد کی پابندی۔ (۱۸) گرے ہوئے لوگوں کو بلند کرنے کی کوشش کرنا۔ (۱۹) دوسروں کا اعزاز اور اکرام کرنا (۲۰) دوسروں کا ادب کرنا۔ اعزاز تو یہ ہے کہ جو برابر کا ہے اس کی عزت کرنا اور ادب یہ ہے کہ بڑوں کا احترام کرنا۔ (۲۱) اگر لوگوں میں لڑائی ہو تو ان کی صلح کرانا۔ (۲۲) اخوت (۲۳) رازداری۔ (۲۴) بشاشت ۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو دوسرے جانوروں سے تعلق رکھتی ہیں :۔

(۱) ان کی غذا کا خیال رکھنا ۔ (۲) ان کی طاقت کے مطابق ان سے کام لینا (۳) جن جانوروں سے کام نہ لیا جائے ان کو بھی کھانا دینا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک دفعہ کئی دن تک بارش ہوتی رہی اور پرندوں کو دانہ نہ ملا۔ ایک شخص نے ان کو دانہ ڈالا۔ اس وجہ سے اُسے ایمان نصیب ہُوا اور وہ جنت میں چلا گیا(۔) (اہلِ ایمان) کی یہ بھی ایک صفت ہے کہ ان کے مال میں ان کا بھی حصہ ہوتا ہے جو مانگ سکتے ہیں۔ اور جو نہیں مانگ سکتے۔ ان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ نہ مانگ سکنے والوں میں حیوانات اور پرند شامل ہیں۔ ان کو بھی کھانے کے لئے دینا چاہیئے۔ (۴) بے زبان جانوروں کی سردی گرمی اور ان کے شہوانی جذبات اور ان کی اولاد کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو قومی نیکیاں ہیں :۔

(۱) تبلیغ کے لئے روپیہ دینا۔

(۲) ضروریاتِ قومی کے لئے چندہ دینا۔ (۳) مہمان نوازی کرنا۔ (۴) خدمتِ قومی کرنا (۵) اطاعتِ حکام ۔ (۶) حکام سے تعاون کرنا۔ (۷) حفاظتِ ملک کرنا۔ (۸) ذمہ واری کا احساس ۔ (۹) غلطی پر خوشی سے سزا بھگتنا (۱۰) اشاعتِ حسنات یعنی لوگوں کی نیکیاں پھیلانا۔ (۱۱) دشمنانِ قوم سے اجتناب کرنا (۱۲) قومی عزت کی حفاظت کرنا۔ قوم پر اگر کوئی حرف لاتا ہو تو اس کی تردید کرنا (۱۳) تجارت میں ایمانداری اور دیانتداری اختیار کرنا۔ (۱۴) تعلیم دینا۔ (۵) تربیت کرنا۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۱) ایمان میں کامل ہونا۔ (۲) محبتِ الٰہی (۳) عبادات اور معاملات کو پورا کرنا۔ (۴) رجا یعنی خدا تعالیٰ پر اُمید رکھنا ۔ (۵) خوف یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت سے خوف رکھنا۔ (۶) دلی پاکیزگی (۷) توکل یعنی باوجود اپنی طرف سے کوشش کرنے کے یہ احساس ہونا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی نصرت آئے گی تب کامیابی ہوگی (۸) اخلاقِ حسنہ سے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کا خیال رکھنا جیسے عہد کی پابندی وغیرہ ہے۔ (۹) تمام عقائدِ باطلہ کا رد کرنا۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ کی شان میں اگر کوئی شخص بے ادبی کرے مثلاً کہے کہ اس نے مجھے کیا دیا ہے۔ مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے تو اُسے سمجھانا کہ یہ خدا تعالیٰ کے ادب کے خلاف ہے۔ اس سے باز رہو۔

اب میں دوسرے سوال کو لیتا ہوں کہ کونسے مواقع ہیں کہ جن میں اعمال کو برتنا یا ترک کیا جائے۔ اس کے جواب دو ہیں ایک اجمالی اور دوسرا تفصیلی۔ اگر تفصیلی جواب بیان کرنا چاہوں اور اس میں بھی اختصار سے کام لوں تب بھی کم از کم ۱۵، ۲۰ گھنٹے چاہئیں۔ اس لئے میں اجمال کو لیتا ہوں اور موٹی موٹی باتیں بیان کرتا ہوں :۔

(۱) وہ حق جو اللہ تعالیٰ کے بندے پر ہیں۔ اس وقت تک ان کو ترک نہ کرے جب تک مجبور نہ ہو جائے یا خدا تعالیٰ کا کوئی دوسرا حکم اُن سے روک نہ دے مثلاً ہاتھ یا منہ پر زخم ہے اس وجہ سے وضو نہیں کر سکتا یا ہاتھ ہی نہیں اس لئے اُسے دھو نہیں سکتا۔ یہ مجبوری ہے اور دوسرا حکم مقابلہ میں آجانے کی مثال یہ ہے، (۔) ماں باپ کی اطاعت کرو۔ یہ نیکی ہے لیکن اگر ماں باپ کا کوئی حکم خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں آجائے تو اس وقت اس کا نہ ماننا ہی نیکی ہوگی۔

(۲) دوسرے کے متعلق کوئی ایسی بات نہ کرے کہ جس کا ویسے ہی حالات میں کرنا اپنے لئے پسند نہ کرتا ہو۔ میں اس میں ایک شرط لگاتا ہوں اور وہ یہ کہ میں یہ نہیں کہتا کہ دوسرے سے وہ معاملہ کرے جو یہ پسند کرتا ہو۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی بات دوسرے کے ساتھ ایسی نہ کرے جسے ویسے ہی حالات میں اپنے لئے پسند نہ کرے یا دوسرے کے ساتھ وہ سلوک نہ کرے جو ویسے ہی حالات میں اپنے لئے پسند نہ کرتا ہو(۔)

(۳) افراط و تفریط کا خیال رکھے۔ بعض لوگ ہوتے ہیں وہ یا تو نفل پڑھنے ہی چھوڑ دیتے ہیں یا پھر اتنے پڑھتے ہیں کہ گھر بار کی فکر ہی نہیں کرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کے متعلق شکایت آئی کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے۔ آپ نے اُسے بلا کر فرمایا (۔) کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ یعنی تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اُسے بھی ادا کرنا ضروری ہے۔

(۴)۔ انسان اس رنگ میں عمل کرے کہ خدا تعالیٰ کی صفت کے ظہور سے ویسا ہی رنگ پیدا ہو جائے۔

اب میں تیسرے سوال کو لیتا ہوں جو یہ ہے کہ کس طرح معلوم ہو کہ کونسی بدیاں انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے کئی ذرائع ہیں۔ (۱) محاسبۂ نفس ہے۔ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ یہ بدیاں ہیں۔ یہ نیکیاں ہیں۔ تو پھر وہ غور کرے کہ ان میں سے کونسی بدی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے یا کونسی نیکی ہے جو نہیں پائی جاتی (۲) اپنے کسی گہرے اور دلی دوست سے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرحت رشید واکر

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ

پیاری آپا جان حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی جدائی پر کونسا دل ہے جو صدمہ سے چُور چُور نہ ہوا ہو۔ کون سی آنکھ ہے جو اشکبار نہ ہوئی ہو۔ دل ایک لمحہ کے لئے بھی ان کی یاد سے غافل نہیں اور آنکھوں میں ان کا دل کش، جھلملاتا ہوا سراپا ہر وقت رہتا ہے۔

میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ انکی مقدس اور عظیم ہستی کے بارے میں کچھ لکھوں لیکن دل میں کچھ ان کی پیاری یادیں ہیں کچھ شکر گذاری کے جذبات ہیں جو ان کے لئے دعا بن گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ پچھلے کئی سال ان کی قربت میں گذرے ان کی شفقت، محبت اور پیار سے فیضیاب ہوئے۔ اکثر لجنہ کی دیگر تقاریب میں شرکت فرماتیں انکے تشریف لاتے ہی محفل بہار بہار ہو جاتی۔ بہت ہی شفیق اور دل نواز مسکراہٹ سے ہر محبت کی نظر کا جواب دیتیں ہر ایک سے بہت پیار سے ملتیں۔ دھیمے دھیمے انداز سے بہت دلچسپ۔ سادہ اور دلنشیں گفتگو فرماتیں۔ آپکی ذات میں ایک بہت پیارا ٹھہراؤ سا تھا۔ ایک بہت ہی غیر معمولی مقناطیسی کشش تھی جو دوسروں کی توجہ کھینچ لیتیں۔ انکی خوبصورت آنکھوں میں بلا کی ذہانت تھی۔ اپنی گہری عمیق نگاہوں سے دل کے جذبات پڑھ لیتیں جو بات زبان تک نہ آسکتی اسے بھی جان لیتیں اور اس کا بھی جواب دے دیتیں۔ پچھلے سال دل کی تکلیف سے صحت یاب ہونے کے بعد میں کافی عرصہ کے بعد ان سے ملی اتنے دنوں کے بعد ملنے اور پھر انہیں صحت مند دیکھ کر میری آنکھوں میں خوشی سے آنسو آگئے زبان سے ایک لفظ بھی کہہ نہ پائی۔ آپ نے میرے خاموش جذبات کو جان کر اتنی شفقت، محبت اور پیار کا سلوک فرمایا جو میں کبھی بھی فراموش نہ کر سکوں گی۔ شروع سے اپنی بیماری کا حال تفصیل سے بتایا بار بار تسلی دینے کے لئے کہتی رہیں کہ اب تو میں بالکل ٹھیک ہوں سیر بھی کرتی ہوں اور بہتر بھی۔ بہت دیر تک مجھ سے بہت شفقت سے باتیں کرتی رہیں اور میری ساری تشنگی مٹا دی کہ اتنی دیر ان سے مل نہ سکی تھی۔ اکثر پیارے حضور اقدس کی باتیں ہمارے جذبات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بتاتیں کچھ اپنی پرانی باتیں، یادیں بھی اتنی اپنائیت اور خلوص سے بتاتیں کہ یہ احساس ہوتا کہ ہم سے زیادہ انہیں کوئی اور عزیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غضب کی ذہانت، معاملہ فہمی اور مسائل کو احسن رنگ میں سلجھانے کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ ایک بار میں ایک مسئلہ درپیش تھا باتوں باتوں میں ان سے ذکر ہوا تو ذاتی دلچسپی لے کر حضور اقدس سے بات کر کے نہایت احسن طور پر اسے حل کروا دیا۔ اب سوچتی ہوں تو حیران ہوتی ہوں کہ اللہ نے انہیں کتنی فراست عطا فرمائی تھی۔ آپ میں شکر گذاری کا جذبہ بہت شدت سے پایا جاتا تھا۔ کوئی ذرا سی بات ہوتی۔ کوئی چھوٹی سی چیز بھجواتے تو فوراً فون پر یا ملنے پر شکریہ ادا کرتیں۔ بہت حوصلہ افزائی کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت ہی پُربہار شخصیت عطا فرمائی تھی۔ طبیعت میں لطیف مزاح اور شگفتگی تھی۔ سادہ سی بات میں بھی بہت حسن اور جاذبیت ہوتی۔ ایک ایسی سچائی ہوتی جو دل کی گہرائیوں تک اثر کرتی۔ ایک دفعہ ایک تقریب میں جس کا اہتمام لجنہ نے کیا تھا تشریف نہ لا سکیں شام کو ملیں تو میں نے شکوہ کیا کہ آپ کیوں تشریف نہ لائیں مسکراتے ہوئے مزاح کے رنگ میں پروگرام میں رہ جانے والی خامیوں کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس وجہ سے نہیں آئی تھی۔ بات بالکل سچی تھی میں نے بھی شرمندگی مٹانے کے لئے کہا کہ آپ تشریف نہیں لائیں تھیں اس لئے خامیاں رہ گئیں۔ آپ آجاتیں تو سب خلاء پُر ہو جاتے میری اس بات سے بہت محظوظ ہوئیں اور مسکراتی رہیں۔ ایک دفعہ ایک شادی کی تقریب پر میرے ۴۔۵ سالہ چھوٹے سے بیٹے نے ان کی دلآویز شخصیت سے متاثر ہو کر بہت ہی دلچسپ تبصرہ ان پر کیا اور بار بار (شادی کی دلہن موجود ہونے کے باوجود) مجھے کہتا رہا کہ امی یہ دلہن ہیں اور کچھ ایسے اس پیاری سی دلہن کا گرویدہ ہوا کہ ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے آپا جان کو بتایا تو بہت ہنسیں بہت شفقت اور پیار سے مسکرا مسکرا کر اسے دیکھتی رہیں اب بھی وہ دل کش نظارہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ یقین نہیں آتا کہ اتنی پیاری اور کومل سی ہستی اب ہمارے درمیان نہیں ہے ہم جو بھری بہاروں کے مزے لوٹ رہے تھے کبھی یہ سوچ نہ پاتے کہ بہاریں تو ہمیشہ نہیں رہتیں۔ کبھی ذرا سی دیر کے لئے بھی یہ بہاروں کے قافلے کہیں اور ڈیرے ڈالتے تو دل ڈوب ڈوب جاتا اور در و دیوار پہ اداسی چھا جاتی لیکن اب کی بار تو کچھ ایسی اداسی چھائی ہے کہ ؎

کانپ اٹھی زمیں آسماں رو دیا

اگرچہ بیماری بہت سخت تھی اور تکلیف بھی جان لیوا لیکن دل کو یقین سا تھا کہ آپا جان ضرور ٹھیک ہو جائیں گی۔ بہت شدت سے انہیں ملنے کو دل چاہتا تو یہی آس تسلی دیتی کہ پہلے کی طرح ٹھیک ہو کر آئیں گی تو خوشی سے ملنے جائیں گے جذبے بہت بے چین بھی ہوتے تو محبتیں قدم روک لیتیں۔ دل بہت گھبراتا تو یہ احساس قرار بخشتا کہ بس یہی پیچیدگی خطرناک تھی۔۔۔۔۔ بس یہی تکلیف آخری تھی اب تو شفاء کی طرف واپسی کا سفر شروع ہے لیکن ایسا نہ ہوا۔ ہماری دعائیں تڑپ اور بے قراریاں انہیں فنا کے رستوں سے واپس نہ لاسکیں۔ اللہ کی محبت اور پیار نے کچھ ایسے انہیں اپنے حصار میں لیا کہ ہم کوئی بھی تو شکوہ نہ کر سکے۔ ایک خلاء کے عالم میں زندگی گذارتے ہوئے اب یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمیں وہ کتنی پیاری تھیں۔ لیکن ہماری محبتیں اور پیار اس مالکِ حقیقی کے پیار کے آگے کیا حیثیت رکھتا ہے اور جسے وہ مل جائے اس کی خوش نصیبی کا اور کیا ٹھکانہ۔۔۔۔۔

آپ کا خط ملا

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ سے لکھتی ہیں:

لگتا ہے آپ کے دل میں کمپیوٹر فٹ ہو گیا ہے۔ جہاں پر ڈائریکٹ اللہ میاں پروگرام الفضل کے فیڈ کر کے بھجواتے ہیں۔

اپنے دل میں تو آجکل دکھ ہی دکھ اتر آئے ہیں۔ دل میں دکھ آنکھیں جل تھل۔ دل سے اکثر ایک ہی آواز آتی ہے کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ آخر ایسا ہوا کیوں؟ کیوں سے ہٹتا ہے تو دل کب؟ کب؟ کب؟ آخر کب؟ کی رٹ لگا دیتا ہے۔

اس کیوں اور کب سے فرصت ملے تو قلم کا بس چلے۔ بہر حال آج اس کیوں اور کب کے حوالے سے آنکھیں روئیں دل تڑپا۔ ایک غزل ہو گئی آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ ○

بقیہ: صد ۳ سے آگے

کہے کہ وہ اس کے نفس کا مطالعہ کرے کیونکہ کبھی انسان اپنا عیب آپ معلوم نہیں کر سکتا۔ اس لئے دوست سے کہے کہ وہ اس کے اعمال ظاہری کا مطالعہ کرے یہ نہ کہے کہ تم میرے متعلق بدظنی کے لئے تجسس اور تلاش کرو وہ بے گناہ ہے بلکہ کہے کہ جو ظاہر اعمال ہیں اُن میں جو نقص ہو وہ بتاؤ۔ اس طرح جو نقص وہ آپ معلوم نہ کر سکتا تھا اُسے دوست بتا دے گا۔ مگر پھر بھی دوست دوست ہی ہوتا ہے کئی عیب وہ بھی چھوڑ دے گا۔ اس لئے تیسرا طریق یہ اختیار کرنا چاہیئے کہ جو عیب اُسے دوسروں میں نظر آتے ہوں ان کے متعلق دیکھے کہ وہ مجھ میں تو نہیں پائے جاتے؟ میں تو انہی افعال کو نہیں کرتا یا یہ کہ دوسروں میں جو نیکیاں نظر آئیں اُن کے متعلق دیکھے کہ مجھ میں ہیں یا نہیں۔ (۴) اس سے بھی بڑھ کر ایک اور بات ہے اور وہ یہ کہ دیکھے دشمن اس پر کیا عیب لگا رہے ہیں؟ اور پھر سوچے کہ وہ عیب اس میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ کئی عیب اس طرح معلوم ہو جائیں گے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھے کہ دشمنوں کو مجھ میں کونسی نیکیاں نظر آتی ہیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نیکیوں کا اعتراف کرنے کے لئے دشمن بھی مجبور ہو جاتا ہے۔

(۵) بہت اہم اور بہترین ذریعہ بدیوں اور نیکیوں کے معلوم کرنے کا یہ ہے کہ تلاوت قرآن کرتے وقت جہاں وہ عیب پڑھے جو خدا تعالیٰ نے پہلی قوموں کے بیان کئے ہیں وہاں غور کرے کہ مجھ میں بھی تو یہ عیب نہیں۔ اسی طرح جہاں قرآن کریم میں کسی نیکی کا ذکر آئے وہاں دیکھے کہ مجھ میں یہ نیکی پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ چونکہ سب نیکیاں اور بدیاں ایک وقت میں انسان کے سامنے نہیں آسکتیں اس لئے آہستہ آہستہ تلاوت کے وقت آتی رہیں گی۔ دوسرے تلاوت کے وقت چونکہ خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے اس لئے بدیوں سے بچنے اور نیکیاں اختیار کرنے میں اُسے مدد ملے گی۔

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شاملِ حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

جاپان میں انگریزی

اس وقت جاپان میں انگریزی کی تعلیم سیکنڈری سکول سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب طالب علموں کی عمر بارہ تیرہ سال ہوتی ہے اس وقت اسے ایک لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن جاپان میں یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ بہتر انگریزی کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے اور جب تک انگریزی پڑھانے کی عمر کم نہ کی جائے اس وقت تک خاطر خواہ طریق پر اس زبان کی تعلیم حاصل نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ وزارت تعلیم کے ایک افسر نے گذشتہ روز کہا کہ اب اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ انگریزی زبان نوسالہ طالب علم کو پڑھانی شروع کی جائے۔ اس موسم خزاں سے دو پرائمری سکولوں میں جو اوساکا میں واقع ہیں انگریزی زبان کی تعلیم نوسال کی عمر سے شروع کی جائے گی۔

اوساکا ایجوکیشن اتھارٹی کے ایک افسر نے کہا ہے کہ نوسال کا بچہ سال میں ۱۵ گھنٹے انگریزی کی تعلیم حاصل کرے گا۔ اور دس گیارہ سال کا بچہ ۷۰ گھنٹے تعلیم حاصل کرے گا۔

چونکہ اس وقت جاپانیوں میں بین الاقوامیت کی بات اکثر موضوعِ گفتگو رہتی ہے اسلئے انگریزی کی اہمیت بھی پہلے سے زیادہ محسوس کی جارہی ہے۔ اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ جتنی کم عمری میں بچوں کو انگریزی زبان کی تعلیم دینی شروع کی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ حقیقت پسندی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اپنی زبان کو اولیت دینے کے باوجود وہ زبانیں جو دنیا بھر میں بولی جاتی ہیں اور جن کے ذریعے کاروبار تجارت اور کاروبارِ تعلیم جاری رکھا جاسکتا ہے ان کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ان زبانوں میں سب سے زیادہ ضروری انگریزی زبان ہے۔ پاکستان میں ایک خاصا لمبا عرصہ اس بات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے کہ انگریزی کا زبان کے لحاظ سے پاکستان میں کیا مقام ہونا چاہیئے۔ ایک عرصے تک انگریزی کی مذمت کی جاتی تھی لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کا رخ بدل گیا ہے اور ان لوگوں نے جو محکمہ تعلیم میں برسرِ اقتدار ہیں سمجھ لیا ہے کہ انگریزی کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا۔ انگریزی کی تعلیم ساری دنیا میں گھومنے پھرنے اور ساری دنیا میں کہیں بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے۔ البتہ یہ ضرور کہا جانا چاہیئے کہ انگریزی میڈیم سکولوں اور دوسرے سکولوں میں جو فرق کیا جا رہا ہے اس سے یقیناً دو ممتاز الگ الگ کلاسیں بنائی جارہی ہیں۔ جن کے نقصان کا احتمال زیادہ ہے اور فائدے کا کم۔ یہ بات بھی زیرِ غور آنی چاہیئے کہ جن سکولوں کو معمولی اور گھٹیا سمجھا جاتا ہے ان میں انگریزی تعلیم کیوں نہیں دی جاسکتی اور انگریزی کی تعلیم دی جانے کے لئے کیوں الگ سکولوں کی ضرورت پیش آتی ہے اور وہ بھی ایسے جہاں بچپن ہی سے تعلیم پر ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں

ایدھی سنٹر / طلباء کا علاج

ایدھی فاؤنڈیشن کے سربراہ عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ وہ عنقریب سکول اور کالج کے بچوں کے لئے کینسر اور گردے کے علاج پر خرچ ہونے والی رقوم کے سلسلے میں فنڈ اکٹھا کرنا شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح جو رقم جمع کی جائے گی وہ ان طالب علموں کے لئے استعمال ہوگی جنہیں خون کا کینسر ہو جاتا ہے یا جنہیں گردہ بدلوانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور جو ملک سے باہر جا کر علاج نہیں کروا سکتے ایدھی ویلفیئر سنٹر ایسے طلباء کو انگلستان اور امریکہ بھیجے گا جہاں پر پہلے ہی ایدھی نیشنل بورڈ موجود ہیں۔

جو سکیم پیش کی گئی ہے اس کا منتہائے نظر یہ ہے کہ وہ دو کروڑ طلباء سے ایک روپیہ فی کس چندہ مانگیں گے اس طرح دو کروڑ روپے جمع ہونے والی رقم ان کے ساتھیوں کے کام آسکے گی۔ مسٹر ایدھی نے بتایا کہ انہیں چھ طالب علموں سے کینسر کے سلسلے میں اور دو طالب علموں کی طرف سے گردے کی تبدیلی کے سلسلے میں درخواستیں آچکی ہیں اور جونہی یہ فنڈز اکٹھے ہو گئے ان کا سنٹر انہیں بیرونی ممالک میں علاج کے لئے بھیج دے گا۔ انہوں نے مزید یہ بھی بتایا کہ بیرونی ممالک میں پاکستانی سفارت کاروں نے جو پاکستانی سکول جاری کر رکھے ہیں۔ ان سے بھی اس فنڈ کے لئے رقوم وصول کی جائیں گی۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اس سکیم کے جاری کرنے میں تاخیر کا امکان تو نہیں ہے۔ خاص طور پر ایسی تاخیر جو بیوروکریسی کی طرف سے پیدا کی جاسکتی ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ انہیں اپنی تجویز کے لئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اس لئے اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس سکیم کے چالو کرنے میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ۵۰ لاکھ روپے جمع ہو جائیں تو چھ طلباء جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے انہیں باہر بھیجا جاسکتا ہے۔

لیبیا میں تبدیلی

گذشتہ دنوں برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے کویت اور سعودی عرب کے دورے کے بعد مصر کے صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی۔ ان کا کہنا ہے کہ دوران گفتگو ایسی باتیں سامنے آئیں جن سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ لیبیا اپنے دو افراد کو جن پر جہاز کی تباہی کا الزام ہے اب حوالے کر دینے کے لئے تیار ہے ڈگلس ہرڈ نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ ان کے خیال میں عرب لیگ کے نمائندے اس کیس کو عدالت میں پیش ہوتے دیکھ سکیں گے اور ان دو افراد سے ملاقات بھی کر سکیں گے۔ اور یہ بات ایسی ہے جس کے ان کے خیال میں لیبیا کو ان افراد کے امریکہ اور برطانیہ کے حوالے کر دینے میں کوئی شے مانع نہیں ہونی چاہئے ایک اور ذریعہ سے بھی اس بات کی امید بندھتی ہے کہ لیبیا اپنے آپ کو پابندیوں کی مشکلات سے آزاد کرانے کے لئے ان دو افراد کو برطانیہ اور امریکہ کے حوالے کر دے گا۔ اور وہ بات یہ ہے کہ طرابلس میں پیپلز کانگریس کا اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں اس معاملے پر کھل کر بحث کی جائے گی اور قانون میں ترمیم کرتے ہوئے صدر کو اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ وہ اپنے باشندوں کو ایسے مواقع پر دوسرے ممالک کے حوالے کر سکیں گے۔ لیبیا نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ پسند کرے گا کہ امریکہ اور برطانیہ میں مقدمہ چلایا جانے کی بجائے سکاٹ لینڈ میں مقدمہ چلایا جائے۔ حادثہ بھی سکاٹ لینڈ کے ایک شہر لاکربی کی فضا میں ہوا تھا۔

لیبیا کے صدر نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ آئرلینڈ کی قومی تنظیم آئی آر اے جو اس وقت برطانیہ سے برسرِ پیکار ہے۔ اور ایک لمبے عرصے سے برسرِ پیکار رہی ہے۔ اس کے ساتھ لیبیا کے جو تعلقات ہیں ان کی وضاحت کر دی جائے۔ طرابلس میں عنقریب ہونے والے اجلاس پر لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ لیکن تجزیہ نگاروں نے متنبہ کیا ہے کہ موجودہ فضاء میں ان سے بہت کچھ توقعات وابستہ نہیں کی جا سکتیں۔

قحط زدگی

اقوام متحدہ کے مرکز اطلاعات نے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ بتایا ہے کہ سیکرٹری جنرل عنقریب افریقہ کے جنوب میں دس ممالک کے لئے ۴۳۵ ملین ڈالر کی اپیل کریں گے تاکہ اس علاقے کے ۱۸ ملین لوگ جو قحط زدہ ہو گئے ہیں ان کی مدد کی جاسکے۔ یہ اپیل اب ہو چکی ہے سیکرٹری جنرل نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ شاید ۱۳۰ ملین افراد کا علاقہ قحط زدہ ہونے والا ہے اسی روز جنوبی افریقی ترقیاتی تعاون کانفرنس نے ایک اپیل کی جو اقوام متحدہ اور سیڈک SADCC کی متحدہ اپیل ہے۔ یکم اور دو جون کو اس سلسلے میں جنیوا میں ان ممالک کی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جو اس سلسلے میں چندہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ زیادہ تر غیر سرکاری تنظیمیں ہوں گی۔ دو جون کو خاصی رقم جمع ہو جانے کا امکان ہے اس اپیل میں جو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی طرف سے کی گئی ہے عالمی مالیاتی فنڈ اور عالمی بنک کو بھی شریک بنایا جا رہا ہے۔ ۶۸۵ ملین ڈالر تو مدد کے لئے اور ۱۵۰ ملین ڈالر اشیائے خورد و نوش کے علاوہ جو ضروریات پیش آئیں گی۔ ان کے لئے۔ جو ممالک اس اپیل سے فائدہ اٹھائیں گے وہ ہیں انگولا، بوسٹاوانہ (BOSTA - WANA) لیسوفو (LESOPHO) ملاوی، موزمبیق، نامیبیا، سوازی لینڈ، تنزانیہ، زیمبیا اور زمبابوے ہماری دعا ہے کہ ایک تو یہ رقم جلد از جلد اکٹھی ہو جائے اور جو لوگ بھوکوں مر رہے ہیں ان کے کام آسکے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان ممالک کو قحط زدگی سے بچالے۔ قحط زدگی میں کتنی بھی امداد دی جائے بہت سے لوگوں کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ آخر جو امداد دی جاتی ہے۔ اسے صحیح

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

عطاء المجیب راشد

محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح

محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح کے بارہ میں چند تاثرات لکھنے کی غرض سے قلم ہاتھ میں لیا ہے۔ مفصّل مضمون کا ارادہ نہیں۔ چند تاثرات مختصراً بیان کرتا ہوں۔

میرا ان سے سب سے پہلا تعارف احمد نگر میں ہوا۔ یہ ۱۹۵۰ء - ۱۹۵۵ء کے درمیانی عرصہ کی بات ہے۔ ایک روز احمدیہ بیت میں ایک بزرگ کو دیوار پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ لمبی داڑھی۔ لمبا کوٹ۔ سادہ لباس زیب تن تھا۔ ایک چھوٹی سی سیڑھی کی مدد سے دیوار اور دیگر حصوں پر عربی اور اردو عبارتیں تحریر کر رہے تھے۔ چند دن آپ نے وہاں قیام کیا اور ہر روز یہ طریق جاری رہا۔ آپ کی کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہماری معمولی اور سادہ سی احمدیہ بیت بہت خوبصورت اور بارونق دکھائی دینے لگی۔ آپ کے لکھے ہوئے یہ کلمات کئی سال تک بیت کی زینت کا موجب رہے اور نمازی ان عبارتوں سے بہت فائدہ اٹھاتے رہے۔

یہ خاموش خدمتِ دین بجالانے والے بزرگ مکرم محترم قریشی محمد حنیف صاحب تھے۔ جو جماعت میں سائیکل سیاح کے نام سے معروف اور متعارف ہیں۔ احمدیہ بیوت کو سجانا آپ کی خدمتِ دین کا صرف ایک پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوبصورت لکھائی کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ اور آپ نے اس فن کو خدمتِ دین کے لئے خوب استعمال کیا۔

میں نے سب سے پہلے آپ کو احمدیہ بیت احمد نگر میں دیکھا۔ اس کے بعد آپ کی اس خدمت کے خوبصورت نقوش پاکستان کے دوسرے شہروں اور دُور دراز دیہات کی بیوت میں بھی دیکھے اور ہر بار ان کی یہ خدمت تحریک دعا کا موجب ہوئی۔

اس پائیدار اور مفید خدمت کے ساتھ ساتھ آپ نے متعدد پوسٹر بھی شائع کئے ہوئے تھے جو اپنی افادیت کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ اکثر بیوت میں آپ کے شائع کردہ چارٹ دکھائی دیتے تھے۔ اور لوگ بڑے شوق سے خرید کر اپنے گھروں میں بھی آویزاں کرتے تھے۔ یہ چارٹ تربیتی لحاظ سے بہت مفید معلومات پر مشتمل ہوتے تھے۔

آپ نے تربیت کا یہ انوکھا لیکن بہت ہی مفید طریق اپنایا ہوا تھا کہ دُور دراز علاقوں میں سائیکل پر سفر کرکے جاتے اور سفر کا سارا ضروری سامان اپنے ساتھ رکھتے۔ اس وجہ سے سائیکل اچھا خاصا بوجھل ہو جاتا ہوگا۔ لیکن آپ نے کمال ہمت کے ساتھ یہ سلسلہ بڑھاپے کی عمر تک۔ جب تک ان کی صحت نے اجازت دی۔ بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھا۔ مجھے یہ بھی یاد پڑتا ہے کہ وہ سائیکل کے درمیان میں ایک چھوٹے سے بورڈ پر اپنا نام اور مختصر تعارف لکھ کر لگا رکھتے تھے جس پر یہ بھی ذکر ہوتا تھا کہ اب تک کتنا سفر سائیکل پر کر چکے ہیں۔ میلوں کی تعداد تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد تبدیل کرنی پڑتی تھی۔ کیونکہ اُن کا سفر جاری و ساری رہتا تھا اور میلوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا تھا۔

میں نے آپ کو بارہا اس حالت میں دیکھا کہ آپ کسی سڑک کے کنارے کھڑے ہیں۔ چارٹ چاروں طرف لٹکائے ہوئے ہیں۔ اور آپ قریب کھڑے بلند الفاظ میں تقریر یا نظم کے ذریعہ اپنا فریضہ بڑی تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ ملک کے دُور دراز علاقوں میں جہاں بعض صورتوں میں پہنچنا ناممکن اور اکثر صورتوں میں بہت مشکل ہوتا ہے، تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔ معیّن اعداد و شمار اور کوائف تو معیّن معلومات رکھنے والے درست بیان کر سکتے ہیں لیکن میں اس تاثر کا اظہار کر رہا ہوں کہ انہوں نے خود اپنی سوچ سے، اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے تربیت کا ایک ذریعہ سوچا اور اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے بھرپور انداز میں استعمال کیا۔ اور اس کے شیریں ثمرات حاصل کئے۔

مجھے ان کا یہ انداز بہت پسند تھا۔ اور بسا اوقات میں نے اپنے دوستوں کی مجلس میں ذکر کیا کہ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اب وقت آگیا ہے کہ سائیکل سیاح سے بات آگے بڑھا کر کار سیاح بننا چاہیئے اور کار کو اسی کام کے لئے اسی انداز میں استعمال کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس عاجز کو اس کی توفیق دی۔ جب میں جاپان میں تھا تو وہاں یہ خیال بہت شدت سے آیا۔ شروع میں میرے پاس کار نہ تھی۔ بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے کار خریدنے کی توفیق دی تو میں نے اس کار پر ہر طرف عربی، انگریزی اور جاپانی میں تعارفی کلمات لکھوائے۔ اور کار کے اوپر ایک لاؤڈ سپیکر بھی لگوا لیا۔ اس کار پر مجھے اکیلے اور دو تین بار بعض اور دوستوں کے ساتھ ہزارہا میل کے سفر کرنے کا موقع ملا۔ کار اپنی ذات میں توجہ کھینچنے کا موجب ہوتی تھی۔

محترم قریشی محمد حنیف صاحب نے اپنی ساری زندگی یونہی بسر کی۔ پچھلے دنوں میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے بعض پُرانے شمارے دیکھ رہا تھا۔ جنوری ۱۹۴۱ء کے پرچہ میں صہ ۳۹ پر ایک جلسہ کی روئیداد میں ان کا ذکر پڑھ کر بہت لُطف آیا۔ اس مختصر رپورٹ میں ان کے اندازِ خطابت کی جھلک نظر آتی ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے اس رپورٹ کا ترجمہ عرض کرتا ہوں۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ

"مولوی قریشی محمد حنیف صاحب آل انڈیا سائیکل سیاح نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہماری یہ دنیا ایک باغ کی مانند ہے۔ جس میں رنگا رنگ قسم کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ یہ پھول ہمیشہ سے اُگتے رہے ہیں اور اُگتے رہیں گے۔ باغِ دنیا کے یہ پھول۔

میاں عبدالغنی

رہے نام اللہ کا

ایک عرصہ ہوا خاکسار نے ایک خواب دیکھی تھی۔ خواب یہ تھی کہ دنیا کی ساری سیاست تارِ عنکبوت میں ہے خاکسار نے بارہا تارِ عنکبوت کے متعلق غور و فکر کیا۔ لیکن اس میں خاکسار نے سیاست کے بارہ میں کوئی ذکر نہ پایا۔ میں نے سلسلہ کے بڑے بڑے علماء سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ لیکن ان کے جوابات سے میری تسلی نہ ہوئی تب خاکسار نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر (اللہ ان سے راضی رہے) کی خدمت میں یہ خواب لکھ بھیجی۔ حضور کی طرف سے جلد ہی خط کا جواب آگیا۔ حضور نے فرمایا "ہاں ٹھیک ہے۔ ساری دنیا کی سیاست تارِ عنکبوت کی طرح ہے۔ رہے نام اللہ کا" میں جواب پڑھ کر دنگ رہ گیا کہ کس طرح حضور نے ایک چھوٹے سے فقرہ میں ایک وسیع مضمون بیان فرما دیا ہے۔ دنیا کی تاریخ کا سرسری مطالعہ بھی اس بات کا زندہ ثبوت مہیا کرتا ہے کہ ملکوں کی باہمی سیاستوں میں ہر زمانہ میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ دوست دشمن بن جاتے ہیں۔ اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ انگلستان اور فرانس کے مابین ایک سو سال تک وقفہ وقفہ پر جنگیں ہوتی رہیں۔ لیکن پھر ایک زمانہ ایسا آیا۔ جب انگلستان اور فرانس آپس میں گہرے دوست بن گئے اور پہلی عالمگیر جنگ میں بھی اسی طرح دوسری عالمی جنگ میں بھی دونوں ممالک۔ جرمنی اٹلی وغیرہ بلاک کے خلاف برسرِ پیکار رہے۔

اسی طرح ایک زمانہ تھا کہ ہندی چینی بھائی بھائی کے نعرے لگا کرتے تھے اور یہ کہا جاتا تھا کہ ہم دونوں کی دوستی پائیدار رہے گی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد چین اور ہندوستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دوستی کے بلند و بانگ دعوے ھباءً منثوراً ہو گئے۔ چین اور ہندوستان کے درمیان پھر سے دوستانہ معاہدہ ہو گیا ہے اور چین یہ کہتا ہے کہ اس تبدیلی کے نتیجہ میں چین اور پاکستان کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ حالات سے مجبور ہو کر چین اب امریکن بلاک کے زیادہ قریب ہوتا جا رہا ہے لیکن یہ کوئی حیرانگی والی بات نہیں۔ یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ دنیا کی ساری سیاست تارِ عنکبوت کی طرح ہے۔

"رہے نام اللہ کا" فقرہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ گو سیاسی تبدیلیوں کا جائزہ لے کر اپنے آپ کو سیاسی حالات کے ماتحت ڈھالنا ضروری ہے۔ لیکن خدا کو ماننے والوں کا فرض ہے کہ وہ خدا کا دامن نہ چھوڑیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہنگامہ خیز تبدیلیاں اس کی قدرت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

چھوٹی کلاسوں کے بچے چھٹی کے وقت سکول سے نکلتے ہی آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی روڑا اٹھا کر دوسرے بچے کو مارتا ہے کوئی تختی سے اس کے ضرب لگاتا ہے۔ اور کوئی آپس میں گھتم گتھا ہو جاتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ نہ صرف کتابیں پڑھائیں بلکہ بچوں کے کردار کی طرف بھی نظر رکھیں اور انہیں سمجھاتے رہیں کہ کھیل اپنی جگہ پر ہے اور تعلیم اپنی جگہ پر اور ان دونوں میں لڑائی جھگڑے کو کوئی جگہ نہیں ملتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقف نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔

(ادارہ)

حنا نصیر بنت نصیر احمد مبشر
ٹاؤن شپ لاہور

طاہر محمود ابن محمد خان چٹھہ
کوٹ میرا ضلع گوجرانوالہ

مدبر احمد نصیر ابن نصیر احمد خالد
لندن

سندس منظور بنت منظور احمد
لاہور

کفیل احمد ابن محمد اقبال
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

مزمل یوسف ابن ارشد احمد
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

امۃ الشافی فاروقی بنت طاہر احمد
فاروقی ۔ کینیڈا

عمیرہ جبار بنت عبد الجبار
ربوہ

عاطف ابن عبد المجید
کراچی

نعیم اللہ فرخ ابن حمید اللہ ظفر
وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

یاسر افضال ابن راجہ محمد افضال
چک نمبر ۲۰۔ پھالیہ ضلع گجرات

آسیہ مریم بنت محمد رمضان خادم
ربوہ

آصف لطیف اکمل ابن یوسف لطیف
اکمل بھٹی ڈیرہ بھٹیاں بھڑی چٹھہ

رضوان احمد ابن جاوید اقبال چٹھہ
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

مظفر احمد ابن مبشر احمد
احمد نگر ضلع جھنگ

وحید احمد ابن سعید احمد چٹھہ
کوٹ میرا ضلع گوجرانوالہ

عابدہ سعید بنت سعید احمد چٹھہ
کوٹ میرا ضلع گوجرانوالہ

جمشید احمد ابن خلیل احمد چٹھہ
کوٹ میرا ضلع گوجرانوالہ

انس احمد ناصر ابن سلامت اللہ ناصر
اروپ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے سندھ کو دہشت گردی اور جرائم سے پاک کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ صورت حال پر قابو پانے اور امن و سکون بحال کرنے کے لئے منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں مجرموں کے بھاگ نکلنے کے راستے بند کئے جائیں گے اور اہم ناکوں پر فوج تعینات کی جائے گی۔ کور ہیڈ کوارٹرز کراچی میں اعلیٰ سطح کی بریفنگ کے بعد جنرل آصف نواز کی طرف سے منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے فوج کی تیاری پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

○ فوج نے سندھ میں دادو، نواب شاہ اور خیر پور میں ڈاکوؤں کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں گھسنے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ دریائے سندھ پر بھی پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

○ حزب اختلاف کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج ایک غیر جانبدار ادارہ ہے اور اب وہ یہ دیکھنا چاہیں گی کہ اس آپریشن کے دوران صوبائی اور وفاقی مداخلت کی نوعیت کیا رہے گی انہوں نے بی بی سی کو کہا کہ اگر اس آپریشن کے دوران مجرموں پر گرفت کر لی گئی تو وہ اس کی حمایت کریں گی۔

○ گلگت میں کل کے فسادات کے بعد صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔

○ سندھ میں لائسنس یافتہ اسلحہ بھی جمع کر لیا جائے گا۔

○ پی ڈی اے کے پارلیمانی اجلاس میں سندھ آپریشن پر غور کیا گیا اور سندھ کے اراکین اسمبلی کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں جائیں اور عوام کی رائے معلوم کریں۔

○ پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس میں ڈاکہ زنی کی دن دہاڑے واردات میں تین مسلح ڈاکوؤں نے طلبہ و طالبات کی موجودگی میں اکاؤنٹنٹ سے تنخواہوں کے سوا دو لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ واپڈا کے مزدور لیڈر بشیر بختیار نے کہا ہے کہ واپڈا کو نجی شعبہ میں دیا گیا تو پورے ملک کی بجلی بند کر دی جائے گی۔

○ ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف غیر جمہوری غیر آئینی اور غیر قانونی کارروائی ہو رہی ہے انہوں نے لندن سے کہا کہ وزیر اعظم کھل کر بتائیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

○ سندھ سے تعلق رکھنے والے وفاقی وزیر میر ہزار خان بجارانی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کو سندھ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کی تجویز پیش کر دی گئی ہے۔

○ لاہور کے ایک سول جج نے عدالتی احکامات کی بجا آوری نہ کرنے پر ڈپٹی کمشنر لاہور کی ایک ماہ کی تنخواہ بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔

○ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کے سر سے خون کا لوتھڑا نکال دیا گیا ہے۔ یہ لوتھڑا گذشتہ ماہ کے فضائی حادثے کے بعد ان کے سر میں جمع ہو گیا تھا۔

○ بھارت نے اسرائیل سے میزائیل ٹکنالوجی حاصل کرنے کے لئے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔

اعلان فروخت اراضی

پنڈی بھٹیاں شہر کے قریب ۲۵ ایکڑ زرعی اراضی جس میں ٹیوب ویل اور رہائش کیلئے مکان بنا ہوا ہے قابل فروخت ہے مالکان کا اندازہ قیمت کم از کم بیس لاکھ روپے ہے۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

"ط" معرفت
روزنامہ الفضل۔ ربوہ

ضرورت برائے ڈرائیورز

بیسرز وار ہیر کیمیکل کمپنی فیصل آباد کو اپنی مصنوعات صوبہ پنجاب میں مختلف مقامات پر پہنچانے کیلئے ۴ ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ کے پاس LTV ڈرائیونگ لائیسنس اور ۴ سالہ تجربہ ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر محلہ کی تصدیق سے مورخہ ۱۰ جون ۱۹۹۲ء تک درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ اور انٹرویو کیلئے ۱۵ جون ۱۹۹۲ء کو بوقت ۹ بجے دن مندرجہ پتہ پر حاضر ہوں۔

وار ہیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
رہائش ۱/۱۶ نزد بیت النور دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ

○ قومی اسمبلی میں ایم کیو ایم کے اراکین نے زبردست ہنگامہ کر دیا۔ انہوں نے کراچی میں ایم کیو ایم کی طلباء تنظیم کے جنرل سیکرٹری شہود ہاشمی کی گرفتاری پر احتجاج کیا۔ ایم کیو ایم کے اراکین نے کہا کہ شہود ہاشمی پولیس سکواڈ کے ساتھ تھے وہاں پر دفعہ ۱۴۷ کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ سندھ میں شہریوں کے حقوق معطل ہیں۔ سپیکر نے کہا کہ آپ پہلے یہ مسئلہ کابینہ اور پارلیمانی پارٹی میں اٹھائیں وہاں شنوائی نہ ہو تو یہاں آکر بات کریں۔ ایم کیو ایم کے احتجاج پر پی ڈی اے کے افتخار گیلانی نے کہا کہ یہ کیا تماشا ہے کہ حکومت میں شامل لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ پارلیمانی جمہوری نظام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ ان کے اراکین وزارت میں شامل ہیں۔ یہ احتجاج نہیں کر سکتے۔ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے کہا کہ ایم کیو ایم والے اپنے اعمال کی گرفت میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ساری باتیں ایم کیو ایم اور حکومت کی نورا کشتی ہے۔

○ افغانستان میں حکمت یار کی حزب اسلامی کے مجاہدین نے سرکاری دوستم ملیشیا کے فوجی قافلے کو لوٹ لیا۔ ٹینک اور توپ خانہ چھین کر اعلےٰ افسروں کو قید کر لیا۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام

۰۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶
۰۔ ۸ تا ۱۰ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱/۱۰ گلی نمبر ۱۱۔ اسلام آباد۔
۰۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ۔
۰۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون PP-۵۴۸۱۷۹
۰۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون :- PP-۵۱۰۵۶۴

باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

بقیہ: صا سے آگے

ربوہ۔ جماعتہائے احمدیہ ضلع بدین۔ جماعت احمدیہ مظفر آباد۔ آزاد کشمیر۔ لجنہ اماء اللہ ٹوٹنگ۔ مجلس خدام الاحمدیہ قیادت ٹاؤن شپ لاہور۔ جماعت احمدیہ سلطان پورہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی۔ لجنہ اماء اللہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ بدین سندھ۔ جماعت احمدیہ پیرو چک تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۸۸ ج۔ ب ضلع فیصل آباد۔ صدران حلقہ جات و صدر عمومی و کارکنان لوکل انجمن احمدیہ ربوہ۔ جماعت احمدیہ سکھیکی منڈی۔ جماعت احمدیہ عزیز آباد کراچی۔

بقیہ: صہ سے آگے

ہاتھوں میں پہنچانے کے۔ لئے بھی جو کارروائی کی جاتی ہے۔ کبھی اس میں تاخیر ہو جاتی ہے اور کبھی وہ کارروائی راہ راست سے صحیح ہاتھوں میں نہیں پہنچتی یعنی امداد موجود ہونے کے باوجود امداد سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

حبوب مفید اطہرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/- روپے

زودجام عشق خاص

چار صد اسّی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۲۴